



سوال

(24) ولادت مسیح علیہ السلام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ولادت مسیح علیہ السلام

الاستفتاء :- ماذا یقول العلماء الربانیون فی المسائل الآتیة فی ضوء الكتاب والسنة ینوآ تو جروا بارک اللہ فیکم۔

۱۔ هل ولادة عيسى عليه السلام من أب أو بغیر أب وهل فی ذلك حکم واضح من اللہ سبحانه وتعال وما حکم من یدعی ولادة بآب وینفی ولادته بغیری أب؟

۲۔ هل تکلم عيسى عليه السلام فی الصغر والطفولة باذن اللہ؟

۳۔ هل تخليق حوا من ضلع آدم عليه السلام الذي هو مذکور فی کتاب اللہ أم آدم آخر؟

(السائل : السيد شاه محمد، خطيب مسجد اهل حديث حجرات بباكستان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلاة والسلام علی رسول اللہ

أنا بعدُ : فالجواب عن هذه الاستیة الثلثية ان یقال قد دل کتاب اللہ العزیز وسنة رسوله الامین وجماع علماء الاسلام علی ان نبی اللہ ورسوله عيسى بن مریم خلق من انثی بلا ذکر بقول اللہ له کن فكان وامر مریم ابنة عمران العذراء المتول المطفرة عن کل ما یقول فیما اعداء الاسلام قال اللہ سبحانه :

ان مثل عند اللہ کمثل آدم خلقه من ثراب ثم قال له کن فیکون

وقال تعالی :

وَأذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّهَمَتْ مِنْ أٰهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِن كُنْتَ تَقِيًّا۔ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وقال تعالى:

ذَلِكَ عُلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ - الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ - ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَمِينٍ -

والآیات فی هذه المعنی كثيرة۔ صح عن رسول اللہ ﷺ انه قال استوصوا بالنساء خیر فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاه فان ذہبت تقیمة کسوته وان برکتہ لم یزل اعوج متفق علیہ۔ وایصح علماء الاسلام علی ان المراد بالنفس الواحدة التي خلق منها نوا آدم كما حکى ذالک الرازی فی تفسیرہ واما کون زوجہ حواء خلقت منه فهو قول اکثرین وقد شد من انکر ذالک وخالف ظاہر الکتاب وصرح السنہ ومن ادعی ان النفس الواحدة التي ذکر اللہ فی تکا بہ لا یجب ان یكون المراد بها آدم بالبشر بل یمکن ان یكون المراد بها شخصاً اخر كما زعم ذلک صاحب المنار وشيخ محمد عبده فتولاه ظاہر البطلان لا يجوز ان یعول علیہ ولا یبغی ان یلتفت الیہ وبما ذکرناه یعلم السائل جواب السئلة الثانیة وقد صرح اهل العلم بما ذکرناه فی هذا الجواب الموجه ولولا خشية الاطالة لتفتنا للسائل شینا من کلامهم وهو موجود کثیر فی کتاب التفسیر من اراده وجهہ واللہ ولی التوفیق ولا حول ولا قوة الا باللہ وهو حسبنا ونعم الوکیل وصلى اللہ علی عبده ورسوله محمد وآله وصحبه اجمعین۔

نائب رئیس الجامعة الاسلامیة بالمدينة المنورة

(عبد العزیز بن عبداللہ بن باز)

مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق علمائے حق کی کیا رائے ہے؟ جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں دئیے جائیں۔

(۱) کیا حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بذریعہ باب تھی یا معجزانہ طور پر باپ کے بغیر۔ جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو اعجازی طور پر باپ کے بغیر نہ مانے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے بچپن میں اللہ کے حکم سے گفتگو فرمائی تھی؟

(۳) کیا حضرت حواء کی پیدائش آدم علیہ السلام کی پسلی سے ہوئی یا کسی اور آدم سے؟

(سائل: سید محمد شاہ خطیب، جامع اہل حدیث گجرات، مغربی پاکستان)

الجواب وباللہ التوفیق :-۔۔ تینوں سوالات کا جواب یہ ہے کہ قرآن وسنت اور لجماع امہ سنت سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش مرد کے واسطہ کے بغیر حضرت مریم کے بطن سے معجزانہ طور پر ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ ”کن“ سے حضرت مریم عذراء کو باامید فرمایا اور حضرت مریم ان تمام اتہامات سے پاک ہیں جو دشمنوں نے ان کی طرف منسوب کئے قرآن عزیز میں ہے:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے کلمہ ”کن“ سے پیدا فرمایا۔“

اور سورۃ مریم میں ارشاد فرمایا:

وَأَذِّنْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّيَبَتْ مِنْ أَهْلِ مَكَاثِرَ قَوْمِهَا ۖ فَاسْتَضَتْ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۗ ۱۷ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ ۖ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۗ ۱۸ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۗ ۱۹ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۗ ۲۰ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكِ بِعِزَّتِ اللَّهِ وَلَئِنَّكَ وَأَنْتَ وَرَحْمَتُهُ مِنَّا ۚ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا

۲۱ مَحَلَّتِهِ فَاتَّبَعَتْ بِهَا مَكَانًا قَصِيًّا ۲۲ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا نَسِيًّا ۲۳ فَوَدَّعَاهَا مِنْ حَيْثُ هِيَ أَلاَّ تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ شَحِيحٌ بِرَبِّهَا ۲۴ وَبِزَيْهِ الْيَكْبَ بَجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقُ عَلَيْكَ رُطْبًا بَدِيًّا ۲۵ فَكَلَىٰ وَاشْرَبِي وَقْرِي عَيْنًا فَإِنَّا مُرْسِلُونَ مِنَ الْبَشَرِ أَجْدِ أَفْقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۲۶ فَاتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۲۷ يَا أُخْتُ بَارُونَ نَاكَانَ الْأَوْلَادُ امْرَأَتِمْ وَأَنَا كُنْتُ أَكْبَرُ بِنِيًّا ۲۸ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ مُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۲۹ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۳۰ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا مَكِينًا تُكَلِّمُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَالرَّحْمَةَ وَالرَّزْقَ مَا دُمْتُ حَيًّا ۳۱ وَبَرًّا بِوَالِدِيٍّ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۳۲ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أُمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۳۳ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۳۴ مريم

وقال في سورة آل عمران :

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۴۶ قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالُوكَ اللَّهُ سَمِعْتُ نَائِيًّا إِذَا قُضِيَ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۴۷

وقال تعالى في سورة الانبياء :

وَأَلْنِي أَخَصَّنْتُ فَرَجًا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۹۱

” اور حضرت مریم کو یاد رکھو، جب وہ گھر سے مشرقی جانب تشریف لے گئیں، عام لوگوں سے انہوں نے پردہ کیا تو ایک صحت مند آدمی ان کے سامنے آگیا، حضرت مریم نے فرمایا: بھلے آدمی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، اس نے کہا، میں تو خدا کا پیغام لایا ہوں تاکہ تمہیں ایک پاک باز لڑکے کی بشارت دوں۔ حضرت مریم نے فرمایا، یہ کیسے ہو سکتا ہے، میرا حلال یا حرام طور پر کسی مرد سے کوئی تعلق نہیں؟ فرشتے نے کہا، اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح ہے، یہ اللہ کے لیے آسان ہے تاکہ ہم لوگوں میں ایک نشان کا اظہار کریں، اور اپنی طرف سے رحمت فرمائیں اور یہ معاملہ طے ہو چکا ہے۔ حضرت مریم امید سے ہو گئیں اور کچھ دور علیحدہ مکان میں چلی گئیں۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے اٹھا کر اپنے عزیزوں میں آ گئیں۔ ان لوگوں نے کہا یہ تم نے بہت بری بات کی۔ تم خود ہارون کی طرح پاک دامن ہو۔ اور تمہارے ماں باپ میں سے ایسا کوئی نہ تھا۔ حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا، گود کے بچے سے بات کیسے ہو بچے نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عنایت فرمائی ہے، اور مجھے نبی بھی بنایا ہے، اور میں جہاں رہوں مجھے برکت عطا کی ہے اور جب تک میں زندہ ہوں، مجھے نماز، زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور میں اپنی والدہ کا فرماں بردار ہوں اور جابر اور سرکش نہیں ہوں یہی عیسیٰ بن مریم ہیں جن کے متعلق تم جھگڑ رہے ہو۔“

سورة آل عمران میں فرمایا :

” دو فرشتوں نے حضرت مریم نے کہا: اللہ تمہیں کلمہ کی بشارت دیتے ہیں، ان کا نام نامی عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز ہے اور اللہ تعالیٰ کا مقرب ہے۔ وہ گوارے اور ادھیڑ عمر میں لوگوں سے گفتگو کرے گا اور وہ صالح ہوگا۔ حضرت مریم نے فرمایا: بچہ کیسے ہوگا؟ میں مرد کی شکل سے نا آشنا ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جیسے چاہے پیدا کر سکتا ہے جب وہ کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ چیز اس کے حکم سے ہوجاتی ہے۔“

سورة انبياء میں فرمایا :

” وہ حضرت مریم نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی اور وہ ماں اور بیٹا دنیا میں خدا کا نشان بن کر رہ گئے۔“

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ کے معاملہ کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے، جس میں کوئی انخفاء باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صرف عورت سے مرد کے بغیر پیدا ہوئے اور ان کی والدہ مرد کے قریب تک نہیں گئیں۔ اس سے بدکاری کی قطعی نفی ہوتی ہے اور



ان کا خاوند بھی قطعاً نہیں تھا اور وہ اس تعلق سے بہر لحاظ محفوظ تھیں۔ اور یہ بھی صراحت سے فرمایا کہ وہ پاک باز تھیں اور فرمایا کہ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ دنیا کے لیے ایک نشان تھے، اگر ان کا جائز یا ناجائز باپ ہونا نہ حضرت مسیح آیت ہوتے اور حضرت مریم کا باامید ہونا آیت تصور ہوتا ہے، اس سے یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ ان کی امید یا پیدائش عورتوں کی طرح عام عادت کے مطابق تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی تکذیب کے مترادف ہے اور صریح کفر اور قرآن کریم کا انکار اور متواتر احادیث اور اجماع ائمہ اسلام کا انکار ہے اور قرآن عزیز نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مہد (گود) میں گفتگو فرمائی اور یہ معجزہ ان کی صداقت اور حضرت مریم کی عصمت کی دلیل ہے اور ان اتہامات کی تکذیب ہے جو دشمنوں نے ان کی طرف منسوب کیے تھے۔

اور حضرت حواء کے قرآن عزیز نے صراحت فرمائی ہے کہ انہیں آدم ابوالبشر سے پیدا کیا، اور ان کے علاوہ دوسرا کوئی آدم نہ تھا جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ اللہ پر جھوٹ کہتا ہے اور کتاب اللہ کے خلاف کہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اے لوگو، اللہ سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔“

پھر فرمایا:

”وہ اللہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی بیوی کو اس سے پیدا کیا تاکہ اسے سکون حاصل ہو۔“

یہ اسی امت کو خطاب ہے اور یہ سب آدمی کی اولاد ہیں۔ جیسے کہ دوسری آیات میں مذکور ہے۔

”اے لوگو! ہم نے تم کو زور اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف گروہ اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور یقین جانو کہ اللہ کی نظر میں صرف اہل تقویٰ قابل عزت ہیں۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

”اے بنی آدم! شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا۔“

پھر فرمایا:

”اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔“

مزید فرمایا:

”یہ ہے اللہ غیب اور حاضر کا جلنے والا، غالب رحم کرنے والا، جس نے ہر چیز کو بہتر طریق پر بنایا اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کی نسل کو گندے پانی سے بنایا۔“

اور اس مفہوم کی آیات قرآن مجید میں کثرت سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ ”عورتوں سے لہجھا برتاؤ کرو، وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کی اونچائی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا شروع کرو گے تو توڑ دو گے ورنہ وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔“ (بخاری مسلم)

اور علماء اسلام کا اجماع ہے کہ ”نفس واحدہ“ جس سے تمام انسان پیدا کیے گئے ہیں وہ آدم ہیں (رازی)

اور اس کی بیوی اس سے پیدا کی گئی۔ اکثر اہل علم کا یہی خیال ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے اختلاف کیا وہ شاذ ہیں۔ اور ظاہر کتاب و سنت کے بھی خلاف ہے اور جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس سے مراد آدم ابوالبشر نہیں جیسے سید رشید رضا اور ان کے استاد کا خیال ہے۔ ہدایت غلط ہے اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرنا چاہیے۔



جو ہم نے لکھا ہے اس سے سائل کے تینوں سوالات کا جواب آجاتا ہے۔ اور اہل علم صراحتاً ہمارے اس جواب سے متفق ہیں۔ اگر طول کا خطرہ نہ ہوتا ہم ان کی تصریحات کا ذکر کرتے جس سے تفاسیر بھری پڑی، جو چاہے دیکھ سکتا ہے: ((ولا حول ولا قوة الا به و هو حیننا ونعم الوکیل و صلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین))

(نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیۃ المدنیۃ المنورہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، اخبار الاعتصام جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 105-112

محدث فتویٰ